آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی، سال اوّل اپریل / مئی 2019 پرچہ اِسلامیات کے ای مارکنگ نکات

تعارف:

یہ دستاویز (SSC-I) اسلامیات کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ اِس میں جماعت نہم کے امتحانات سے ملنے والے طلبہ کے جوابات پر تاثرات شامل ہیں جو طلبہ کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اُجاگر کرتے ہوئے جوابات کے معیار کی نشان دہی کرتے ہیں۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ ممتحن تعلیمی نصاب کے حوالے سے سوال اس طریقے سے پوچھ سکتا ہے جس میں امیدوار کو نصابی تعلیم کے دوران فراہم کی جانے والی معلومات، فہم اور مہارتوں پر مبنی جواب دینا ہوتے ہیں۔ امیدوار کو اس بات کی آگہی ہونی چاہیے کہ وہ جواب تحریر کرتے وقت سوال کے کل نمبرات اور دی گئی خالی سطور کو مدِ نظر رکھے۔ ایک طویل مگر غیر متعلقہ جواب زیادہ نمبروں میں اضافے کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ سوالات حل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت میں کمی واقع ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

امیدواروں کو آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے سلیبس میں دیے گئے کلماتِ امریہ (command words) سے واقفیت ہونی چاہیے جو عام طور پر امتحانی سوالات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم یہ لازمی نہیں کہ امتحان کا ہر سوال کسی کلمہ ٔامریہ سے شروع ہو۔ مثلاً سوالات ۔ 'کیوں'، 'کیسے' یا 'کس حد تک' جیسے الفاظ استعمال کر کے بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

ای۔مارکنگ نوٹس:

اس رپورٹ میں طالبِ علموں کی ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طالبِ علموں کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیح کرتی ہیں، شامل ہیں۔ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات سے متعلق ہیں جن کی ایک ایک یا دو دو مثالیں یہاں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

ایس ایس سی I (جماعت نہم) کا اسلامیات لازمی پیپر II چھے سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر 1 کے دو جُزو (الف اور ب) ہیں جو نصاب میں شامل قرآن مجید کے حصے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر 2 (جو کہ احادیث پر مشتمل ہے) کے بھی دو جُزو (الف اور ب) ہیں۔ سوال نمبر 3 اور 4 موضوعاتی مطالعے سے لیے گئے ہیں اور سوال نمبر 5 مسلم ثقافتوں سے لیا گیا ہے۔ جبکہ سوال نمبر 6 ERQ یعنی تفصیلی جواب کا سوال ہے۔ طلبہ نے اگرچہ ان سوالات کو بہ خوبی سمجھا اور عمدہ طریقے سے لکھا، خاص کر طلبہ نے حدیث، اور موضوعاتی مطالعہ سے کیے گئے سوالات کو عمدگی سے سمجھا اور بہترین انداز میں جواب دیے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ سوال نمبر ایک '1a اور 1b' جو کہ قرآن (سورۃ الانفال) سے لیا گیا تھا، طلبہ اس سوال کے دونوں جُزو کو عمدہ طریقے سے حل نہیں کر پائے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ نے سورۃ الانفال کو صحیح اور واضح طریقے سے نہیں پڑھا جس کی وجہ سے سوالات کو سمجھنے میں مشکلات پیش آئیں۔ اسی طرح مسلم ثقافتوں سے لیا گیا سوال نمبر ۵ جو کہ ابن خلدون کی علمی خدمات سے متعلق تھا، جوابات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ کی ابن خلدون سے متعلق معلومات ناقص ہے۔ اس

کے علاوہ تفصیلی سوالات جو کہ موضوعاتی مطالعہ والدین اور اولاد کے حقوق، طہارت اور جسمانی فوائد سے لیے گئے تھے، طلبہ نے ان سوالات کو عمدہ طریقے سے حل کیا۔

تفصیلی تاثرات:

سوال نمبر 1 (الف)۔

(الف) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ۔ (سورہ انفال : آیت 47)

I۔ دی گئی آیت کی روشنی میں کفار کا جنگِ بدر کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے وقت کا طرزِ عمل کیا تھا؟

II۔ دو نکات میں بتائیے کہ مسلمانوں کا گروہ جب اللہ کی راہ کے لیے اپنے گھروں سے نکلتا ہے تو ان کا کیا طرزِ عمل ہوتا ہے؟

دی گئی آیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے دو طرح کے سوالات پوچھے گئے۔ ایک کفار کا جنگِ بدر کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے وقت کا طرزِ عمل کیا تھا۔ یعنی وہ کس غرور و تکبر میں نکلے تھے؟ اس کو ایک نکتے میں تحریر کرنا تھا۔ جبکہ دوسرے جُزو میں مسلمانوں کا گروہ جب اللہ کی راہ کے لیے نکلتا ہے تو ان کا طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ اس کو دو نکات میں تحریر کرنا تھا۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک درمیانی تعداد نے دونوں جُزو کے جوابات صاف اور واضح انداز میں تحریر کیے۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آیت کی تفسیر سے واقفیت رکھتے ہیں۔ پہلے جُزو جس میں آیت کے تناظر میں جنگِ بدر کے وقت کفار کے طرزِ عمل کے حوالے سے طلبہ نے لکھا کہ جب کفار جنگ کے لیے نکلتے ہیں 'اتراتے ہوئے' 'اکڑ دکھاتے ہوئے' نکلتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ جب کہ دوسرے جُزو سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ مسلمان جب اللہ کی راہ کے لیے نکلتے ہیں تو اللہ پر توکل کرتے ہیں، اُس کا ذکر کرتے ہیں، غرور و تکبر بالکل نہیں ہوتا بلکہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ نکلتے ہیں۔

مثال:

i- دی گئی آیت کی روشنی میں کفار کا جنگ بدر کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے وقت کا طرز عمل کیا تھا؟ (1 نمبر)

کفار اپنے گھروں سے غرور و تکبر اور حق کو مٹانے کے لیے نکلے تھے۔ انہوں نے دکھاوا اور ریاکاری سے کام لیا۔

ii- دو نکات میں بتایئے کہ مسلمانوں کا گروہ جب اللہ کی راہ کے لیے اپنے گھروں سے نکلتا ہے تو ان کا کیا طرز عمل ہوتا ہے؟ (2 نمبر)

جب مسلمان کا گروہ اللہ کی راہ کے لیے اپنے گھروں سے نکلتا ہے تو ان کے درج ذیل طرز عمل ہوتے ہیں۔

- اللہ پر بھروسہ رکھنا۔
- غرور و تکبر نہیں کرتے۔
- اللہ ہی سے مدد طلب کرنا۔
- ریاکاری اور دکھاوا نہیں کرتے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ نے اصل جواب سے بالکل ہٹ کر جوابات تحریر کیے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلبہ آیت کی تفسیر سے واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ مثلاً پہلے جُزو سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ کفار جب اپنے گھروں سے نکلتے تو بہت غصے میں نکلتے، پیچھے سے حملہ کریں گے، ہر حال میں مسلمانوں کو شکست دیں گے، مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ قتل کریں۔ اسی طرح دوسرے جُزو سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ مسلمانوں کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ دشمن کو معاف کر دیا جائے، دشمن سے جنگ نہیں کرنی چاہیے۔ کچھ طلبہ نے لکھا کہ مسلمانوں کو جیت کا یقین تھا اس لیے مسلمان بھی اتراتے ہوئے نکلے۔

مثال 1:

i- دی گئی آیت کی روشنی میں کفار کا جنگ بدر کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے وقت کا طرز عمل کیا تھا؟ (1 نمبر)

ان لوگوں نے سوچ کہ ہم پیچھے سے وار کریں گے اور اپنے دشمنوں کو نہیں چھوڑیں گے۔

ii- دو نکات میں بتایئے کہ مسلمانوں کا گروہ جب اللہ کی راہ کے لیے اپنے گھروں سے نکلتا ہے تو ان کا کیا طرز عمل ہوتا ہے؟ (2 نمبر)

1) ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ ہوشیار سے کام لیں [redacted]

2) بغیر کسی [redacted] مسلمانوں پر [redacted] حملہ نہ کریں اور [redacted] اپنے دشمن کو معاف کر دیا جائے۔

مثال 2:

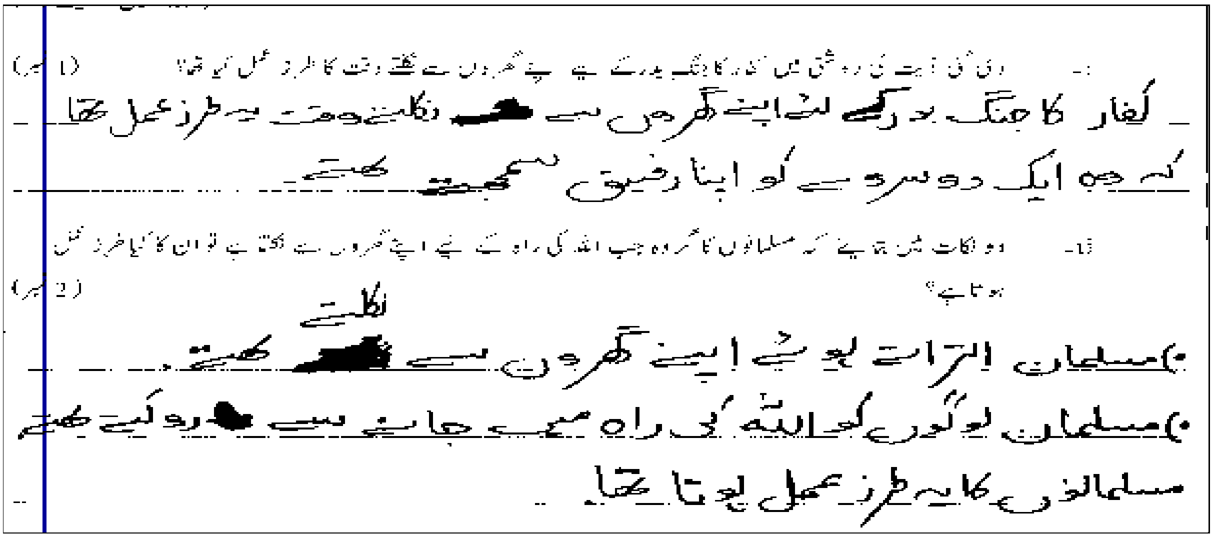
کفار کا جنگ بدر کے لئے اپنے گھروں سے نکلتے وقت یہ طرز عمل تھا
کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا رفیق سمجھتے تھے

مسلمان اتراتے ہوئے اپنے گھروں سے نکلتے تھے
مسلمان لوگوں کو اللہ کی راہ میں جانے سے روکتے تھے
مسلمانوں کا یہ طرز عمل ہوتا تھا۔

سوال نمبر1(ب)۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔
(سورۃ انفال : آیت 16)

I۔ دی گئی آیت میں دشمن کے سامنے ہر حالت میں پیٹھ پھیرنے سے منع کیا گیا ہے ، لیکن اس کے ساتھ ساتھ آیت میں وہ کون سی دو کیفیات ہیں جن میں پیٹھ پھیری جا سکتی ہے ؟ وضاحت کیجیے۔

II۔ دی گئی آیت میں دورانِ جنگ اُن دو کیفیات کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام کیا بتا یا گیا ہے ؟

اس سوال کے دو جُزو بنائے گئے۔ پہلے جزو میں یہ پوچھا گیا کہ کون سی دو کیفیات ایسی ہیں جس میں جنگ کے وقت پیٹھ پھیری جا سکتی ہے۔(دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے اور اپنی قوم میں واپس جانے کے لیے، اپنی فوج سے بچھڑ جاؤ تو اس کی طرف جانے کے لیے)جب کہ دوسرے جزو میں اُن دو کیفیات کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام کیا بتایا گیا ہے(ان کا ٹھکانہ جہنم جو کہ بہت ہی بری جگہ ہے)

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک درمیانی تعداد نے سوال کے دونوں جزو کو بخوبی سمجھا اور بہترین انداز میں آیت کو سامنے رکھتے ہوئے جوابات دیے ۔ ہر نکتہ سوال کے عین مطابق تحریر کیا۔ مثلاً طلبہ نے پہلے جُزو سے متعلق لکھا کہ دوران جنگ صرف دو ہی کیفیات ایسی ہیں جن میں پیٹھ پھیری جا سکتی ہے ایک دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے، چال چلنے کے لیے، جب کہ دوسری کیفیت یہ ہے اپنی فوج سے بچھڑ جاؤ تو اُس کی طرف واپس جانے کے لیے یا اپنی قوم کی طرف واپس جانے کے لیے۔ جبکہ دوسرے جُزو میں طلبہ نے پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام 'جہنم' 'عذاب' وغیرہ لکھا۔

مثال:

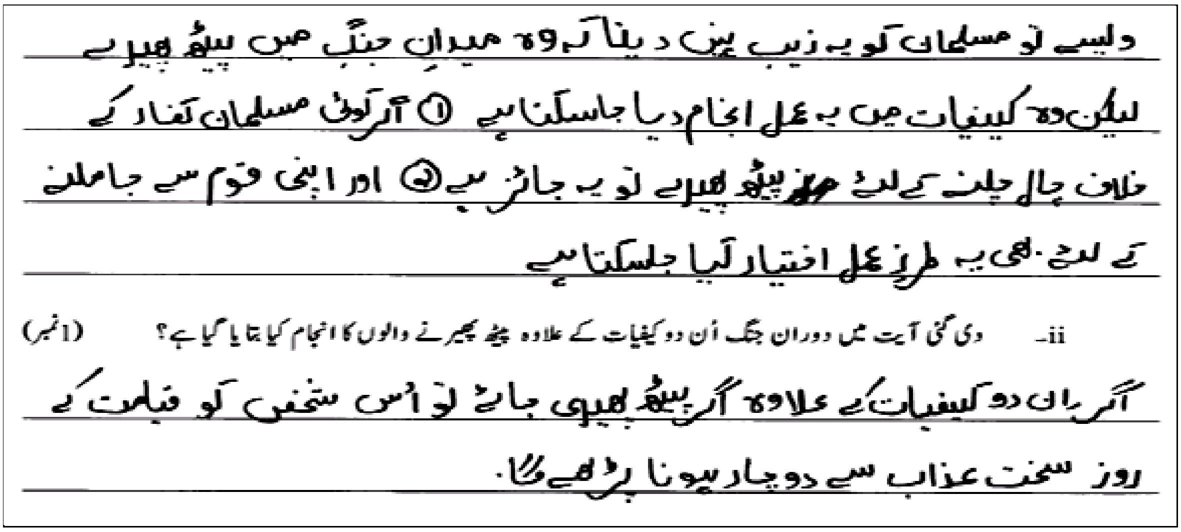

ویسے تو مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ میدانِ جنگ میں پیٹھ پھیرے
لیکن دو کیفیات میں یہ عمل انجام دیا جاسکتا ہے ① اگر کوئی مسلمان کفار کے
خلاف چال چلنے کے لئے پیٹھ پھیرے تو یہ جائز ہے ② اور اپنی قوم سے جاملنے
کے لئے بھی یہ طرزِ عمل اختیار کیا جاسکتا ہے

ii۔ دی گئی آیت میں دورانِ جنگ اُن دو کیفیات کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام کیا بتایا گیا ہے؟ (1 نمبر)

اگر ان دو کیفیات کے علاوہ اگر پیٹھ پھیری جائے تو اس شخص کو قیامت کے
روز سخت عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک متوسط تعداد نے سوال کے مطابق جواب تحریر نہیں کیا۔ طلبہ دونوں جُزو میں کہیں نہ کہیں غلطی کر بیٹھے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلبہ دی گئی آیت کو نہیں سمجھ سکے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ دورانِ جنگ کسی بھی حالت میں پیٹھ نہیں پھیری جاسکتی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ جو پیٹھ پھیرے گا اس کا انجام برا ہے، اللہ اُسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اسی طرح دوسرے جُزو میں طلبہ نے لکھا کہ ایسے لوگ اللہ کے جال میں پھنس جائیں گے۔ بعض نے لکھا کہ اگر پیٹھ پھیری تو لوگوں میں افراتفری پھیل جائے گی۔ وغیرہ

مثال:

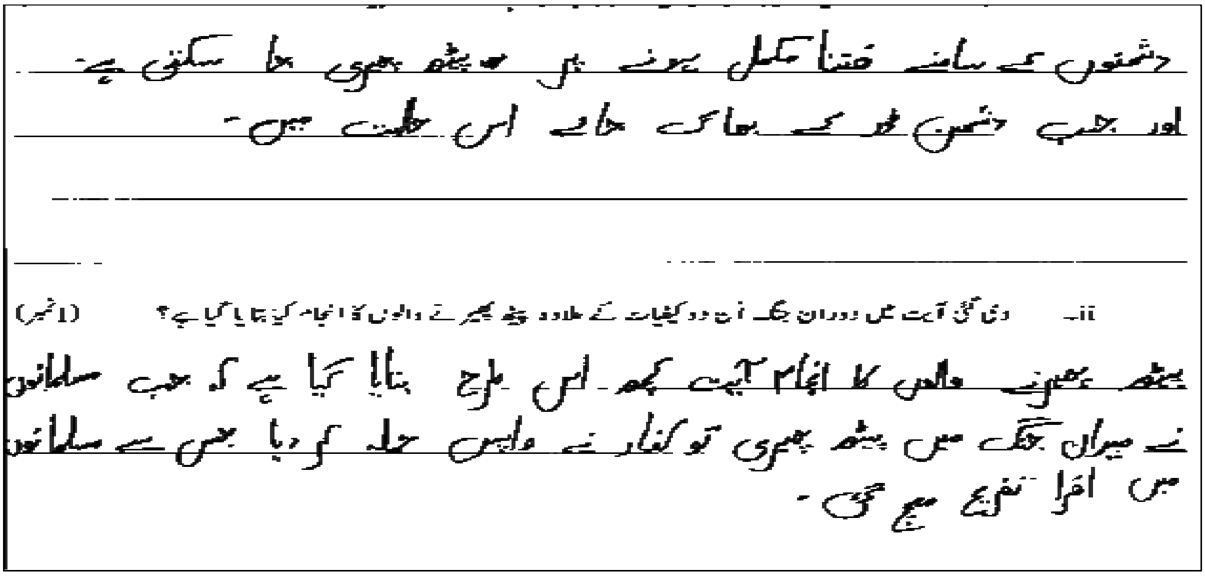

دشمنوں کے سامنے قطعاً مکمل ہونے پر پیٹھ پھیری جا سکتی ہے۔
اور جب دشمن جو کے بھاگ جائے اس حالت میں۔

ii۔ دی گئی آیت میں دورانِ جنگ اُن دو کیفیات کے علاوہ پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام کیا بتایا گیا ہے؟ (1 نمبر)

پیٹھ پھیرنے والوں کا انجام آیت میں اس طرح بتایا گیا ہے کہ جب مسلمانوں
نے میدان جنگ میں پیٹھ پھیری تو کفار نے واپس حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں
میں افرا تفریح مچ گئی۔

سوال نمبر 2 (الف)۔
'انسان کی شخصیت اُس کے کردار کی عکاسی کرتی ہے۔'
الف۔ وہ کون سے برے اخلاق ہیں جن سے بچ کر انسان اپنے اخلاق کو بہتر کر سکتا ہے؟ کوئی چار کے نام لکھیے۔
ب۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم کے حوالے سے اخلاق حسنہ کی **ایک** مثال تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کے دونوں جُزو کو بخوبی سمجھا اور حدیث کے مطابق اپنے جوابات تحریر کیے ۔ پہلے جُزو سے متعلق طلبہ نے برے اخلاق کے نام لکھے مثلاً: جھوٹ، غیبت، حسد، منافقت، ریاکاری، تکبر اور بغض وغیرہ۔ اسی طرح دوسرے جُزو سے متعلق طلبہ نے اخلاق حسنہ کے حوالے سے خاص کر اس عورت کی مثال دی جو آپ صلی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم پر کچرا پھینکتی تھی۔ بعض طلبہ نے فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم کا عام معافی کے اعلان کی مثال دی۔ کچھ طلبہ نے لکھا کہ غریبوں اور مساکین کی مدد کرنا حضور صلی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم کا اخلاق تھا۔

مثال: (الف)

حدیث رسول ﷺ ہے کہ مومنوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہو۔
تو اگر ہم کامل ترین ایمان والے مومن بننا چاہتے ہیں تو اپنے اخلاق کو بہترین بنانا ہوگا جس
کے لئے ضروری ہے کہ ہم برے اخلاق جیسے کہ رشوت، جھوٹ، بغض، حسد، تکبر، غصہ
~~جیسے~~ کو ترک کریں اور اچھے اخلاق جیسے سچ، درگزر، عاجزی وغیرہ کو اپنائیں۔

مثال:(ب)

سورۃ محمد آیت نمبر ۳۳ کے مطابق سیرت رسول ﷺ اسوۂ حسنہ ہے۔ اس کی مثال کئی جگہ ملتی
ہے مگر سب سے مشہور واقعہ اس بوڑھی عورت کا ہے جو روزانہ رسول ﷺ پر کچرا پھینکتی تھی مگر جب وہ بیمار ہوئی تو نا صرف رسول ﷺ نے اسے معاف کیا بلکہ عیادت بھی کی اور اس واقعہ کے بعد وہ عورت
بھی مسلمان ہو گئی۔ اس واقعہ سے ہمیں رسول ﷺ کے اچھے اخلاق کا اندازہ ہوتا ہے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے سوال کے دونوں جزو میں غلطی کی۔ طلبہ نے اخلاق رزیلہ (برے اخلاق) لکھنے کے بہ جائے اخلاقِ فضیلہ (اچھے اخلاق) لکھے۔ طلبہ نے پہلے جُزو سے متعلق لکھا کہ سچ بولنا چاہیے، بڑوں کا احترام کرنا چاہیے، بچوں سے شفقت سے پیش آنا چاہیے، نیکی کرے، پانچ وقت کی نماز ادا کرے، روزے رکھے۔ اسی طرح دوسرے جُزو میں طلبہ اخلاقِ حسنہ کی مثال دینے کے بہ جائے تجاویز دیں مثلاً طلبہ نے لکھا کہ سب سے احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے، ہمیں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کا اسوہ ہمارے لیے ایک مثال ہے، وغیرہ۔

مثال:

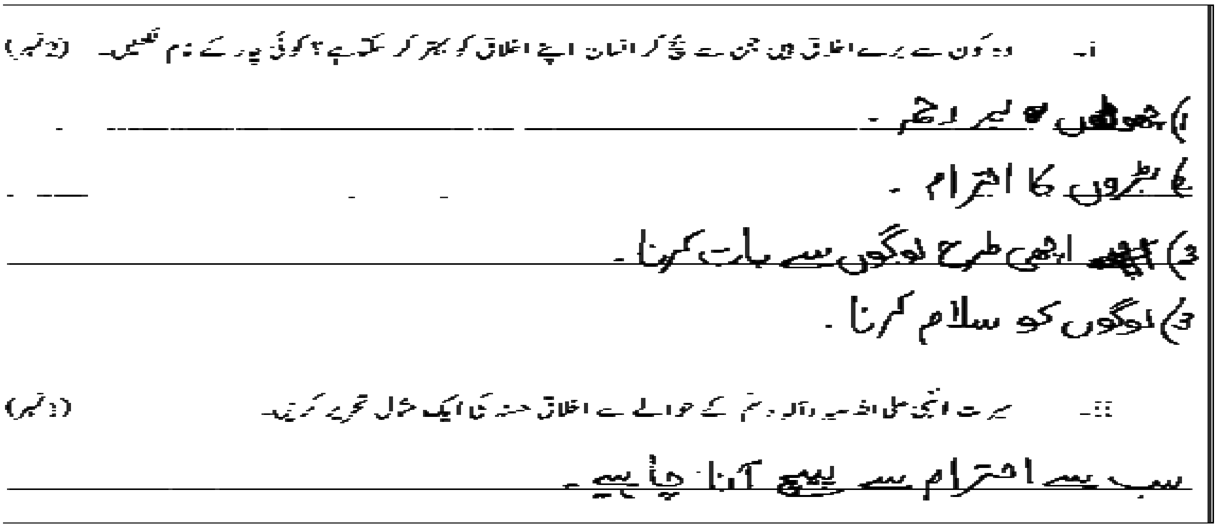
i۔ وہ کون سے برے اخلاق ہیں جن سے بچ کر انسان اپنے اخلاق کو بہتر کر سکتا ہے؟ کوئی چار کے نام لکھیں۔ (2 نمبر)

1) جھوٹھی

2) بڑوں کا احترام۔

3) اچھی طرح لوگوں سے بات کرنا۔

3) لوگوں کو سلام کرنا۔

ii۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے اخلاق حسنہ کی ایک مثال تحریر کریں۔ (1 نمبر)

سب سے احترام سے پیش آنا چاہیے۔

سوال نمبر 2 (ب)۔

ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی آمدنی سے صرف فرد ہی نہیں بلکہ معاشرہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ رشوت اور اس جیسے دوسرے ناجائز ذرائع کی روک تھام کے لیے ریاست کو کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟ **تین** نکات میں وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

زیادہ تر طلبہ نے اس سوال کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے رشوت سے متعلق حدیث کی روشنی میں جوابات تحریر کیے جن سے طلبہ کی معلومات کی عکاسی ہوتی ہے۔ طلبہ نے بہت عمدہ نکات تحریر کیے اور ریاست کے اقدام کے حوالے سے بہترین تجاویز دیں۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ کام اصولوں کے مطابق ہونے چاہئیں، ریاست ناجائز کام کرنے والوں کو سخت سزا دے تاکہ لوگوں کے لیے وہ عبرت بن جائے، انصاف کی بالادستی ہو۔ پولیس کا محکمہ صحیح ہو جائے، ہر ادارے میں ایسے لوگوں کا انتخاب ہونا چاہیے جو ایمان دار ہوں۔

مثال:

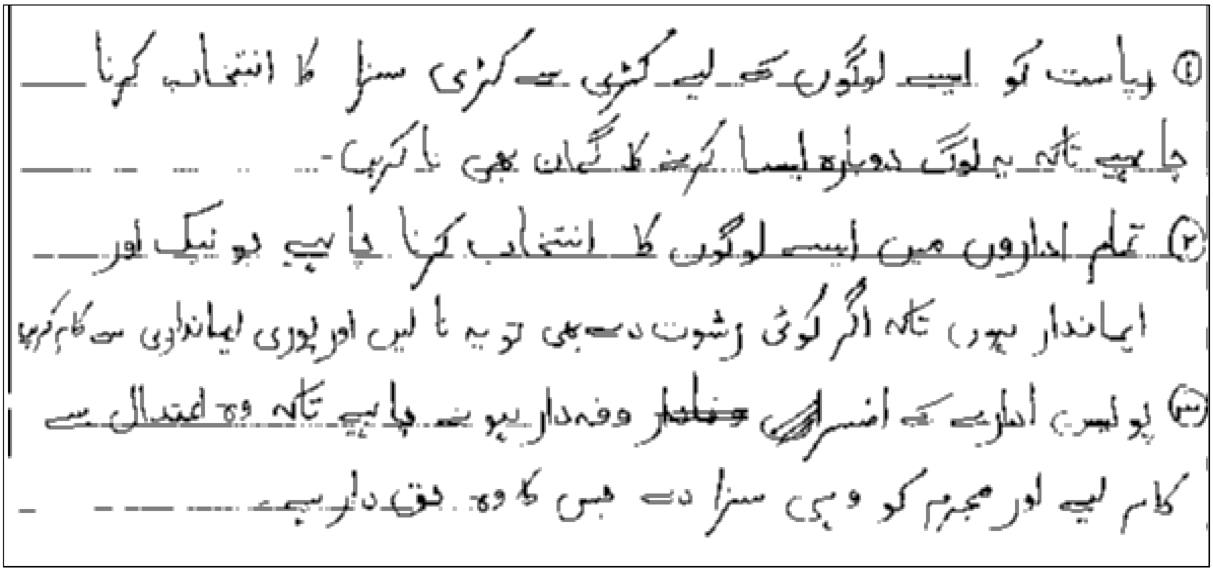
(١) ریاست کو ایسے لوگوں کے لیے کڑی سے کڑی سزا کا انتخاب کرنا چاہیے تاکہ یہ لوگ دوبارہ ایسا کرنے کا گمان بھی نہ کریں۔
(٢) تمام اداروں میں ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیے جو نیک اور ایماندار ہوں تاکہ اگر کوئی رشوت دے بھی تو یہ نہ لیں اور پوری ایمانداری سے کام کریں۔
(٣) پولیس اداروں کے افسران وفادار ہونے چاہیے تاکہ وہ انصاف سے کام لیں اور مجرم کو وہی سزا دے جس کا وہ حقدار ہے۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد اس بات کو نہیں سمجھ سکی کہ فرد اور ریاست میں کیا فرق ہے۔اس وجہ سے ان کے نکات فرد کے حوالے سے تھے نہ کہ ریاست کے، جس کی وجہ سے ایک نکتہ بھی صحیح نہیں لکھ سکے۔اس کے ساتھ ساتھ طلبہ نے حدیث کی اہمیت پر زیادہ زور دیا بعض نے تو رشوت سے متعلق پوری حدیث ہی لکھ دی۔

مثال:

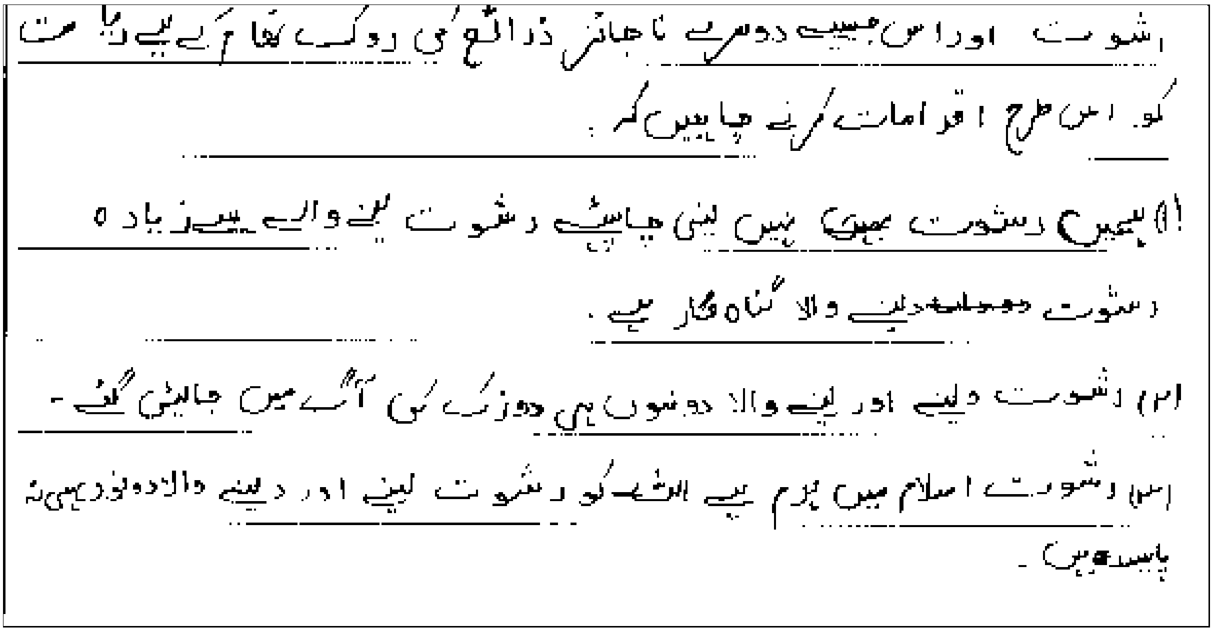
رشوت اور اس جیسے دوسرے ناجائز ذرائع کو روکنے کے لیے ریاست کو اس طرح اقدامات کرنے چاہییں کہ:
(۱) ہمیں رشوت کبھی نہیں لینی چاہیے رشوت لینے والے پر زیادہ رشوت دینے والا گناہ گار ہے۔
(۲) رشوت دینے اور لینے والا دونوں ہی دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔
(۳) رشوت اسلام میں جرم ہے اللہ کو رشوت لینے اور دینے والا دونوں ہی ناپسند ہیں۔

سوال نمبر 3۔

اللہ تعالیٰ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے۔ اس محبت کے نتیجے میں فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟ دو انفرادی اور دو معاشرتی اثرات بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے سوال کو بخوبی سمجھا اور اپنی معلومات کے مطابق عمدہ جوابات تحریر کیے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کی موضوع سے متعلق بہتر تفہیم تبیین (وضاحت) ہے۔ طلبہ نے فرد اور معاشرے سے متعلق اللہ سے محبت کے اثرات کے بہترین نکات تحریر کیے، مثلاً انفرادی اثرات کے حوالے سے طلبہ نے لکھا کہ آخرت سنور جاتی ہے، اللہ ہم سے راضی ہو جاتا ہے، ہمارے اندر عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے، ہم گناہوں سے دوری اختیار کرتے ہیں، اللہ سے محبت کے نتیجے میں اس کی بندگی اختیار کرتے ہیں جس سے انفرادی زندگی میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔ اسی طرح معاشرتی اثرات کے حوالے سے طلبہ نے لکھا کہ اللہ سے محبت کے نتیجے میں معاشرے میں اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں، لوگوں کے اخلاق سنورتے ہیں، ایک دوسرے سے محبت وشفقت پروان چڑھتی ہے، وغیرہ۔

مثال:

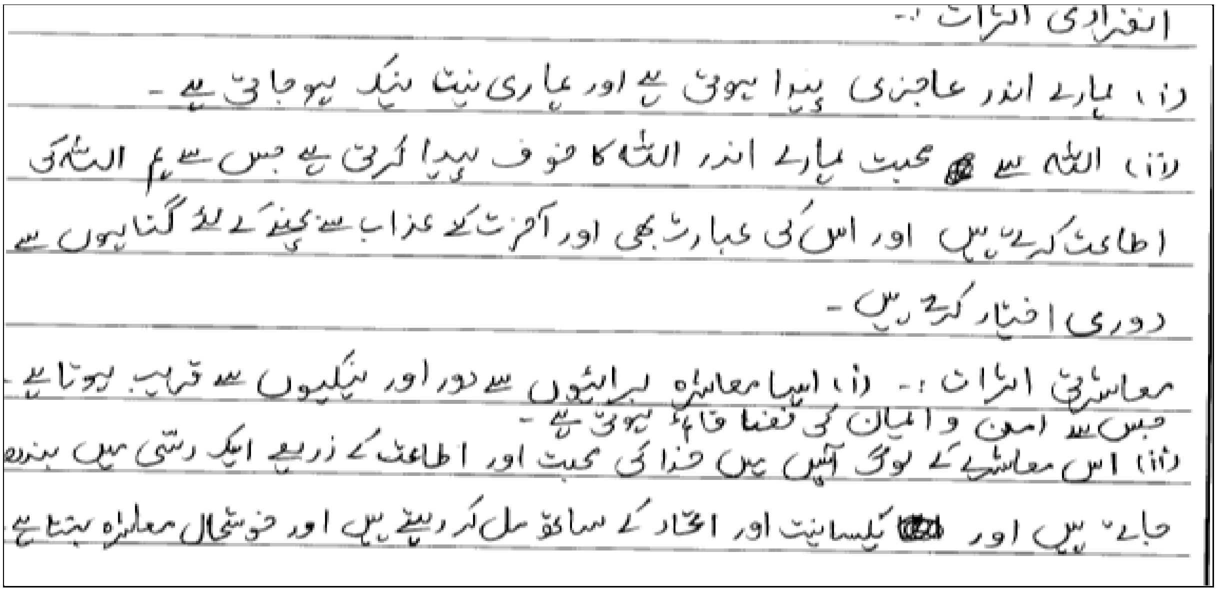
انفرادی اثرات :-
(i) ہمارے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے اور ہماری نیت نیک ہو جاتی ہے -
(ii) اللہ سے محبت ہمارے اندر اللہ کا خوف پیدا کرتی ہے جس سے ہم اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی عبادت بھی اور آخرت کے عذاب سے بچنے کے لئے گناہوں سے دوری اختیار کرتے ہیں -
معاشرتی اثرات :- (i) ایسا معاشرہ برائیوں سے دور اور نیکیوں سے قریب ہوتا ہے - جس سے امن و امان کی فضا قائم ہوتی ہے -
(ii) اس معاشرے کے لوگ آپس میں خدا کی محبت اور اطاعت کے ذریعے ایک رسی میں بندھ جاتے ہیں اور یکسانیت اور اتحاد کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اور خوشحال معاشرہ بنتا ہے

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت ہی کم تعداد ایسی ہے جو سوال میں غلطی کر بیٹھے، مثلاً طلبہ کی جانب سے انفرادی اثرات میں لکھا گیا کہ ہم برے لوگوں سے بچ جائیں گے، ہر کوئی اللہ سے محبت کرے گا، اگر ہم اللہ سے محبت کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔ اسی طرح معاشرتی اثرات سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ ہم سب ایک دوسرے کے کام آئیں، اتحاد ہو گا، امن ہو گا، وغیرہ۔

مثال:

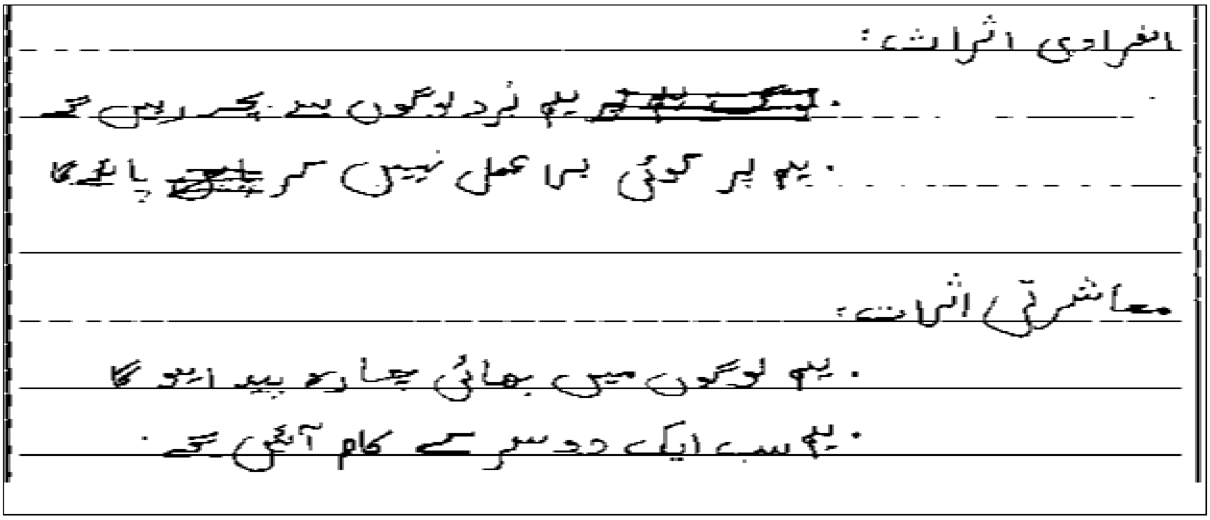

انفرادی اثرات:

• ہم بُرے لوگوں سے بچے رہیں گے

• ہم پر کوئی برا عمل نہیں کر پائے گا

معاشرتی اثرات:

• ہم لوگوں میں بھائی چارہ پیدا ہو گا

• ہم سب ایک دوسرے کے کام آئیں گے

سوال نمبر4۔

زکوٰۃ ایک مضبوط، مستحکم معاشی نظام ہے۔ یہ جس معاشرے میں رائج ہو وہاں کے معاشی استحکام کی ضمانت ہے۔

زکوٰۃ کے کوئی **چار** معاشرتی فوائد تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بہتر طور پر سمجھ کر اس کا جواب تحریر کیا ۔زکوٰۃ کے معاشرتی فوائد کے حوالے سے طلبہ نے بہت عمدہ نکات تحریر کیے۔ جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے اپنے مشاہدے اور تجربے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نکات تحریر کیے ہیں۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ اقتصادی توازن قائم ہوتا ہے، جرائم ختم ہو جاتے ہیں، غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، معاشرہ ترقی کرے گا، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، دولت صرف امیروں میں تقسیم نہیں ہو گی بلکہ غریبوں کا خاص خیال رکھا جائے گا، ملک خوش حال ہو گا، وغیرہ۔

مثال:

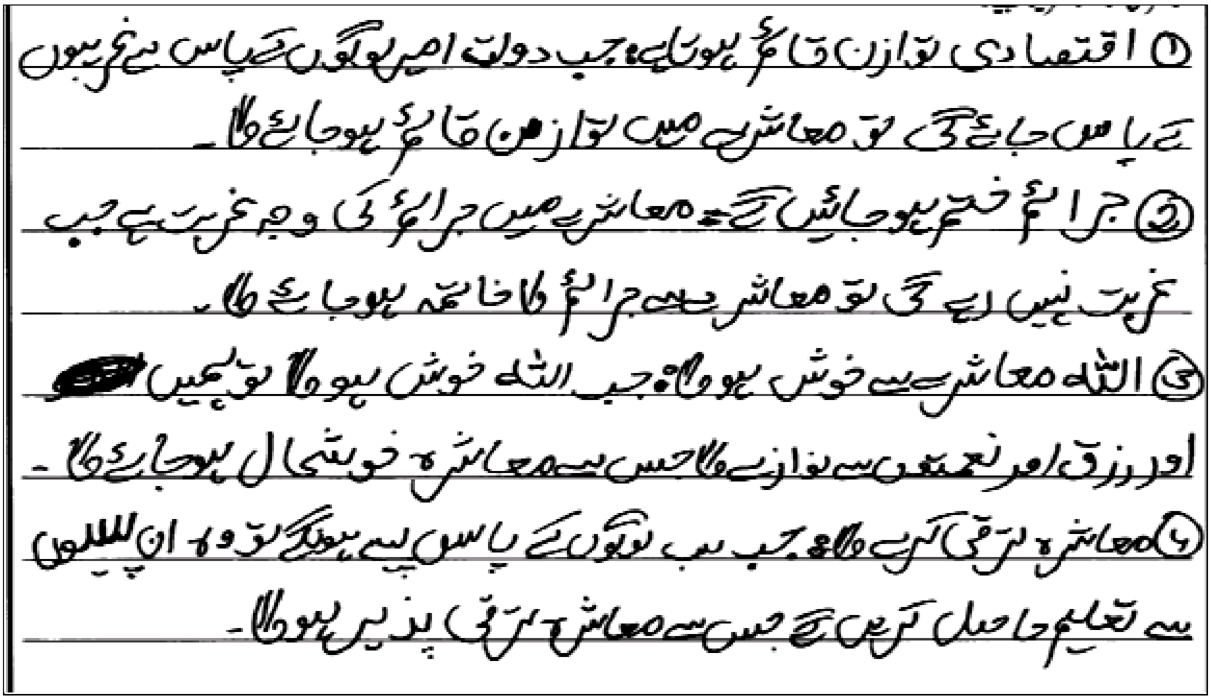

① اقتصادی توازن قائم ہوتا ہے جب دولت امیر لوگوں کے پاس سے غریبوں
کے پاس جائے گی تو معاشرے میں توازن قائم ہو جائے گا۔
② جرائم ختم ہو جائیں گے معاشرے میں جرائم کی وجہ غربت ہے جب
غربت نہیں رہے گی تو معاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہو جائے گا۔
③ اللہ معاشرے سے خوش ہوگا جب اللہ خوش ہوگا تو ہمیں
اور رزق اور نعمتوں سے نوازے گا جس سے معاشرہ خوشحال ہو جائے گا۔
④ معاشرہ ترقی کرے گا جب سب لوگوں کے پاس پیسے ہونگے تو وہ ان پیسوں
سے تعلیم حاصل کریں گے جس سے معاشرہ ترقی پذیر ہوگا۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد نے اس سوال کا جواب صحیح نہیں لکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ نے اس سوال کو غور سے پڑھا ہی نہیں ہے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے، زکوٰۃ سال میں ایک بار ادا کی جاتی ہے، سونے پر ساڑھے سات تولہ اور چاندی پر ساڑھے باون تولہ زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے، جو زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن اس کا مال سانپ بن کر اس سے لپٹ جائے گا، اگر ہم زکوٰۃ دیں گے تو اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے۔

مثال:

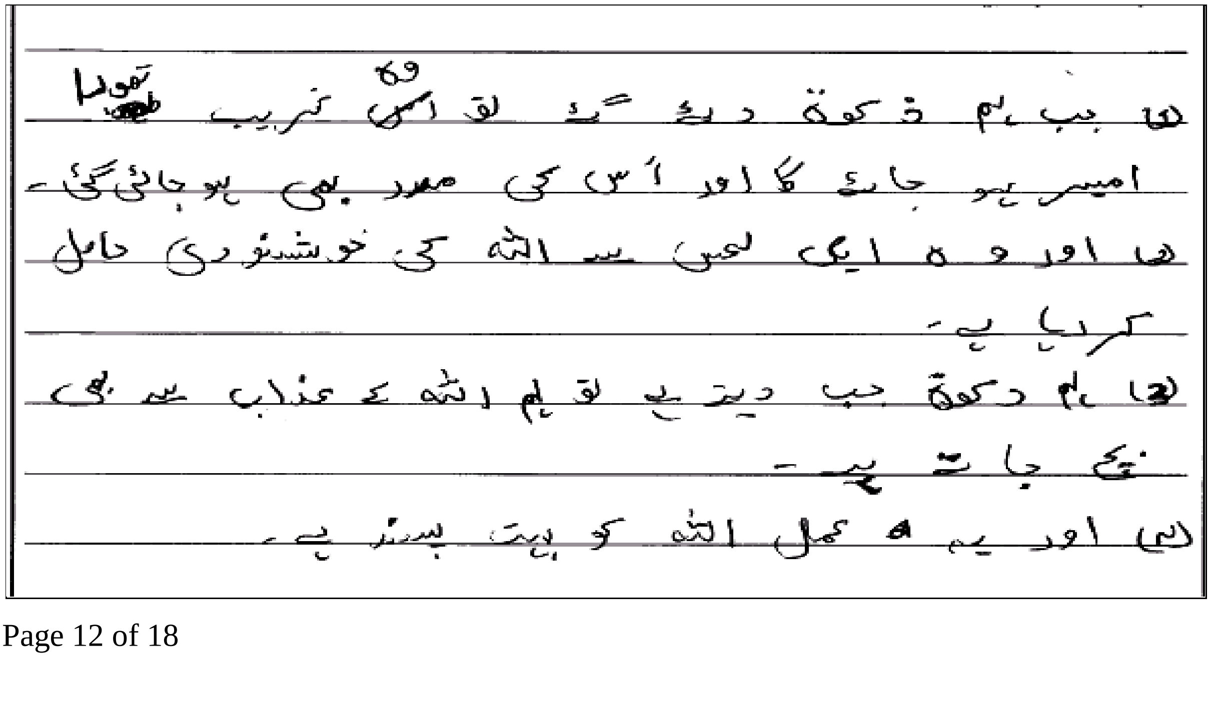

(1) جب ہم زکوۃ دیں گے تو اس غریب
امیر ہو جائے گا اور اس کی مدد بھی ہو جائے گی۔
(2) اور وہ ایک نیکی سے اللہ کی خوشنودی حاصل
کر رہا ہے۔
(3) ہم زکوۃ جب دیتے ہیں تو ہم اللہ کے عذاب سے بھی
بچ جاتے ہیں۔
(4) اور یہ عمل اللہ کو بہت پسند ہے۔

سوال نمبر5

الف۔ ابنِ خلدون کی دو علمی خدمات بیان کیجیے۔

ب۔ ماضی میں مسلمانوں کے شاندار علمی کارناموں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے عصرِ حاضر میں علمی زوال کی کوئی دو وجوہات بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک درمیانی تعداد نے اس سوال کے دونوں جُزو کو اچھی طرح سمجھا اور بہترین جواب تحریر کیے۔ پہلے جُزو جو کہ 'ابن خلدون کی دو علمی خدمات' سے متعلق تھا، اس حوالے سے طلبہ نے لکھا کہ وہ ایک ماہر عمرانیات تھے، انہوں نے فلسفہ اور تاریخ پر کام کیا۔ اسی طرح بعض طلبہ نے لکھا کہ آپ کو تاریخ کا باوا آدم کہا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا جُزو جو کہ علمی زوال سے متعلق تھا طلبہ نے بہت عمدہ نکات تحریر کیے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ زوال کی وجوہات میں سے قرآن و سنت سے دوری، آپس کے اختلافات، حکمرانوں کی لاپرواہی، محنت سے دوری، پُر آسائش زندگی کو ترجیح دینا، وغیرہ۔

مثال:

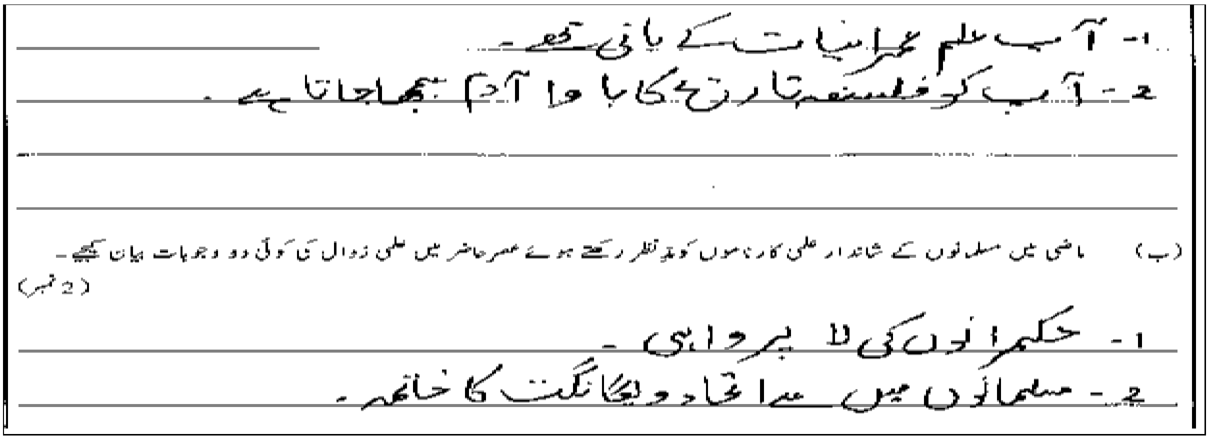
1- آپ علم عمرانیات کے بانی تھے۔
2- آپ کو فلسفہ تاریخ کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے۔

(ب) ماضی میں مسلمانوں کے شاندار علمی کارناموں کو مدِنظر رکھتے ہوئے عصرِ حاضر میں علمی زوال کی کوئی دو وجوہات بیان کیجیے۔ (2 نمبر)

1- حکمرانوں کی لا پرواہی۔
2- مسلمانوں میں سے اتحاد و یگانگت کا خاتمہ۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک درمیانی تعداد ابنِ خلدون کے بارے میں نہیں جانتی تھی جس کی وجہ سے پورے سوال میں غلطی کر بیٹھے۔ مثلاً پہلے جُزو سے متعلق لکھا کہ ابن خلدون بہت بڑے سائنس دان تھے۔ انہوں نے بہت بڑے کارنامے انجام دیے۔ بعض نے لکھا کہ ابنِ خلدون نے صحیح بخاری اور اس کی شرح لکھی۔ زیادہ تر طلبہ نے سوال کے پہلے جُزو کو ہی خالی چھوڑ دیا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ طلبہ کی ابن خلدون کے حوالے سے معلومات تھی ہی نہیں۔ اسی طرح کے سوال کے دوسرے جُزو سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ لوگ سست ہوگئے، لوگوں نے تعلیم چھوڑ دی، لوگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا، وغیرہ۔

مثال:

ابنِ خلدون کی علمی خدمات

۱۔ دو اہم کتابیں الف نباتات، الحیوانات

۲۔ جانوروں کے بارے میں علم حاصل کی اور کتابیں لکھی

(ب) ماضی میں مسلمانوں کے شاندار علمی کارناموں کو مدِنظر رکھتے ہوئے عصرِ حاضر میں علمی زوال کی کوئی دو وجوہات بیان کیجیے۔
(2 نمبر)

ماضی میں مسلمانوں کی عروج اور عصرِ حاضر میں زوال کی وجوہات

۱۔ اس زمانے میں علم حاصل کرنے کا نشہ جس طرح تھا کہ ہر کسی کو نئی نئی چیزیں دریافت کرنے کا شوق تھا آج کے دور میں علم میں اتنی دلچسپی نہیں کی جاتی۔ وسائل ہونے کی وجہ سے انسان سست ہو گئے ہیں۔

سوال نمبر 6 دو حصوں پر **مشتمل** تھا۔ حصہ 'الف' جو کہ 'آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کی تعلیمات کے مقاصد سے **متعلق** تھا' جب کہ حصہ 'ب' آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم نے علم کی اشاعت کے لیے جو طریقے استعمال کیے، اُس سے **متعلق** تھا'۔ طلبہ کی کثیر تعداد نے حصہ الف جو کہ 'آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کی تعلیمات کے مقاصد' سے **متعلق** تھا اس کی وضاحت کی۔

سوال نمبر 6(الف)۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کے ذریعے دنیا کے تمام انسانوں تک تعلیمات پہنچانے کا انتظام کیا۔ ان (تعلیمات) کا مقصد بیان کرتے ہوئے **چھے** نکات تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے بڑی فصاحت سے سوال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہترین جواب تحریر کیے جو آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کی تعلیمات کے مقاصد سے متعلق تھے۔ طلبہ نے تعلیمات کے مقاصد کو بہترین انداز میں تحریر کیا۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ انسان حق اور باطل میں فرق کر سکے، عدل و انصاف کو واپس لایا جا سکے، جہالت کا خاتمہ ہو سکے، انسانی حقوق کی پاسداری، بھائی چارے کا فروغ، یوم آخرت کا احساس، برے اخلاق کا خاتمہ و، غیرہ ۔

مثال:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دنیا کے تمام انسانوں تک تعلیمات اس لیے پہنچائی کہ

① اس دنیا کے تمام لوگ اللہ کی وحدانیت کو پہچانے۔

② اس دنیا میں جو فتنہ و فساد برپا ہوا تھا اس کو ختم کیا جاسکے۔

③ اس دنیا میں جو عدل و انصاف ختم ہو چکا تھا اس کو واپس لایا جاسکے۔

④ انسان کو حق و باطل میں فرق کرپائے۔

⑤ انسانوں کی بداخلاقیاں جو اپنے عروج کو تھیں انکو ختم کیا جاسکے۔

⑥ انسانوں کی جو حرمت ختم ہوگئی تھی جیسے ماں کو کنیز سمجھا جانے لگا تھا
تو اس حرمت کو واپس لایا جاسکے۔

⑦ انسان جو بھٹک اُٹھے تھے اور انکی ذہنیت کے مطابق وہ
اپنے بنائے ہوئے خدا کو مانتے تھے اس کو ختم کرنے کے لیے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے تعلیمات پہنچائی۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی ایک قلیل تعداد حضور صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم کے تعلیمات کی مقاصد کو نہیں سمجھ سکی۔ زیادہ تر طلبہ نے مقاصد کے بہ جائے نزولِ قرآن کی وضاحت کی۔ بعض طلبہ نے علم کی فضیلت سے متعلق احادیث کی وضاحت کی جس سے سوال کی اصل حقیقت دور ہوگئی۔

مثال:

① اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کو قرآن کا علم پہنچایا۔

② علم ہر ایک مرد اور عورت پر فرض ہے۔

③ علم کو سیکھنا سے انسان کے پاس بہت چیزیں کرنا کا سرمایہ ہے۔

④ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں تک علم کو پہنچانے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا۔

⑤ اللہ نے انسانوں کو علم اس لیے دیا ہے تاکہ انسان کو پتا چلے کہ اس دنیا میں رہنا کیسا ہے۔

⑥ علم کی زیادہ سے انسان اپنی زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر6(ب)۔

i۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے 'علم' کی اشاعت کے لیے وہ کیا طریقے استعمال کیے جن کی وجہ سے علم کی روشنی پورے عرب میں پھیل گئی۔ **چار** نکات میں وضاحت کیجیے۔

ii۔ علم کی اہمیت سے متعلق ایک قرآنی آیت اور **ایک** حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

بہتر جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے اس سوال کو سمجھا اور بہترین انداز میں جواب تحریر کیا۔ اس سوال کے دو جُزو تھے پہلے جُزو میں علم کی اشاعت کے طریقے پوچھے گئے جب کہ دوسرے جُزو میں علم کی اہمیت سے متعلق ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث کا ترجمہ پوچھا گیا۔ علم کی اشاعت کے طریقوں سے متعلق طلبہ نے لکھا کہ جنگِ بدر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علم کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک قیدی دس بچوں کو لکھنا سکھائے گا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے حجرے کے سامنے ایک چبوترا تعمیر کرادیا تھا جسے تاریخ میں 'صُفَّہ' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فجر کے بعد سے ظہر تک مردوں اور عورتوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے علم کی اشاعت کے لیے خصوصی طور ارشاد فرمایا: **بلغوعنی ولو آیہ**۔ پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنت کی پھلواریوں کو علم کی مجلس سے تعبیر کیا ہے۔ پھلواریوں سے تشبیہ ایک طرح سے علم حاصل کرنے کی ترغیب تھی۔ اسی طرح علم سے متعلق قرآنی آیات میں طلبہ نے بہت سی قرآنی آیات کا حوالہ دیا جو علم سے متعلق تھیں اسی طرح علم سے متعلق احادیث

کا حوالہ بھی دیا جیسے قرآنی آیت کہہ دیجیے کہ علم والے اور بے علم کیا برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورہ زمر: ۹) آپ صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جاہلوں کو دولت سے نوازتا ہے جب کہ ہمیں علم سے، کیوں کہ دولت دنیا ہی میں ختم ہو جاتی ہے جب کہ علم قیامت تک ہمارے ساتھ رہتا ہے۔

مثال:

(۱) جو کافر قیدی آزاد ہونے کے لیے فدیہ نہ دے سکے حضورؐ نے فرمایا
کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو انہیں آزاد کر دیا جائے گا
(۲) آپؐ نے فرمایا کہ علم مومن کی متاع گم گشتہ ہے جہاں سے میسر ہو حاصل کریں
کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔
(۳) مسجدِ نبوی میں واقعہ ایک چبوترہ جس کا نام "صفا" ہے وہاں پر آپؐ
مسلمان مردوں کو تعلیم دیا کرتے
(۴) حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ مسلمان عورتوں کو تعلیم دیا کرتیں۔
(۵) آپؐ کے فرمان کے مطابق مسلمان اپنے علم سے دوسروں تک علم پہنچاتے
اور انہیں دین کی تعلیمات سے آراستہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ
کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں"۔ ایک اور بار فرمایا "علم جنت
کے راستوں کا نشان ہے"۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا "علم حاصل کرو ماں کی
گود سے لے کر قبر تک" فرمایا کہ "طلبِ علم ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے"۔

ناقص جوابات کی صورت میں جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے اس سوال کا درست جواب تحریر نہیں کیا۔ علم کی اشاعت کے طریقے استعمال کرنے کے بہ جائے انھوں نے علم کی فضیلت سے متعلق احادیث لکھیں جس کی وجہ سے سوال کی اصل تک نہیں پہنچ سکے۔ مثلاً طلبہ نے لکھا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، قرآنی آیت اور اور کتاب میں ہر چیز کا علم موجود ہے، حضور صلی اللہ علیہِ وآلہِ وسلّم نے سب کو علم حاصل کرنے کو کہا، وغیرہ۔

مثال:

آپ نے علم پہلے اپنے گھر کے لوگوں کو دینا شروع کیا جو صحابی
تھے اور ان میں آپ کے گھر افراد بھی شامل تھے۔ اور جب وہ لوگ
گئے اور جا کر کسی محفل یا گروہ میں بیٹھتے تھے تو وہ اپنا علم اور
لوگوں تک پھیلاتے تھے۔ اس طرح علم پھیلتا گیا اور پورے
عرب میں پھیل گیا۔
حدیث: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔
قرآن کی آیت: اور اس کا مطلب ہے پڑھو یا علم ہے۔